Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ ہفتہ ۱۸ رجب ۱۴۰۹ھ ۲۵ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش ۲۵ فروری ۱۹۸۹ء نمبر ۴۷

شیطانی آیات کے خلاف حضرت امام جماعت احمدیہ کا احتجاج

دنیا بھر کی احمدیہ جماعتوں کو کتاب کے خلاف احتجاج کرنے کی ہدایت

لندن - بدنام زمانہ شیطانی کتاب شیطانی آیات کی اشاعت پر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے احتجاج کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی شخص کو کروڑوں مسلمانوں کی محبوب شخصیات کے خلاف توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے کا اختیار نہیں حضور نے یہ ارشاد برطانیہ کے معززین کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ حضور کے اس خطاب کو روزنامہ جنگ لندن نے ۳۰ جنوری کی اشاعت میں شائع کیا جنگ کی خبر ذیل میں درج ہے۔

سلمان رشدی کے ناول میں انتہائی گھٹیا زبان استعمال کی گئی۔ مرزا طاہر احمد

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ کے ایک پریس ریلیز کے مطابق جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ سلمان رشدی کے ناول شیطانک ورسز میں اسلام کے خلاف انتہائی گھٹیا اور گندی زبان استعمال کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گو اسلامی تعلیم کے مطابق ہر شخص کو آزادی رائے کا حق ہونا چاہیئے مگر کسی شخص کو یہ اختیار نہیں دیا جاسکتا کہ ان مقدس ہستیوں کے بارے میں جن کے لئے لاکھوں، کروڑوں مسلمان اپنی زندگیاں تک قربان کرنے کے لئے تیار ہوں، توہین آمیز الفاظ استعمال کرے، محمود ہال لندن میں دو سو کے لگ بھگ سامعین جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے تھے اور جن میں ہنسلو کے لارڈ میئر کونسل کے ارکان، ایم۔ پی اور دیگر معززافراد شامل تھے کو خطاب کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ اگر کوئی برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کے خلاف گندہ دہنی سے کام لے تو اسے فوراً اپنے الفاظ واپس لینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا احتجاج کسی بنیادی اصول

باقی صفحہ ۵ پر

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"آپ غور کریں کہ دنیاوی اور جسمانی رزق کے لئے جس کے بغیر کچھ دن آدمی زندہ بھی رہ سکتا ہے چھ مہینے درکار ہیں۔ حالانکہ وہ زندگی جس کا مدار جسمانی رزق پر ہے ابدی نہیں بلکہ فنا ہو جانے والی ہے۔ پھر روحانی رزق جو روحانی زندگی کی غذا ہے جس کو کبھی فنا نہیں اور وہ ابدالآباد کے لئے رہنے والی ہے۔ دو چار دن میں کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ ایک دم میں جو چاہے کر دے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس کے نزدیک کوئی چیز انہونی نہیں ہے"

"(ہم) نے ایسا خدا پیش ہی نہیں کیا جو مثلاً آریوں کے پیش کردہ پرمیشر کی طرح نہ کسی روح (جیو) کو پیدا کر سکے نہ مادہ کو اور نہ اپنے طلبگاروں کو اور صادقوں کو سچی شانتی اور ابدی مکتی دے سکے۔ نہیں۔ بلکہ (ہم) نے وہ خدا پیش کیا ہے جو اپنی قدرتوں اور طاقتوں میں بے نظیر اور لاشریک خدا ہے مگر ہاں اس کا قانون یہی ہے کہ ہر ایک کام ایک ترتیب اور تدریج سے ہوتا ہے۔ اس لئے صبر اور حسنِ ظن سے اگر کام نہ لیا جائے تو کامیابی مشکل ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا کہ پہلے بزرگ پھونک مار کر آسمان پر پہنچا دیتے تھے میں نے کہا کہ تم غلطی کرتے ہو خدا تعالیٰ کا یہ قانون نہیں ہے۔ اگر ایک مکان میں فرش کرتے لگو تو پہلے ضروری ہوگا کہ اس میں کوئی حصہ قابلِ مرمت ہو تو اس کی مرمت کرنی پڑے گی اور جہاں جہاں گندگی اور ناپاکی پڑی ہوئی ہوتی ہے اس کو فینائل وغیرہ سے صاف کیا جاتا ہے۔ غرض بہت سی تدبیروں اور حیلوں کے بعد وہ اس قابل ہوگا کہ اس میں فرش بچھایا جائے۔ اسی طرح ہر انسان کا دل اس سے پیشتر کہ خدا تعالیٰ کے رہنے کے قابل ہو۔ وہ شیطان کا تخت ہے اور سلطنتِ شیطان میں ہے۔ اب دوسری سلطنت کے لئے اس شیطانی سلطنت کا قلع قمع ضروری ہے۔"

تقویٰ کا لباس آزمائش کیلئے کئی رنگ بدل کر آتا ہے

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے ایک خطبہ سے اقتباس

"یہ احساس۔ احساس کمتری جو ہے یہ حکمت کا احساس نہیں ہے کہ ایک بچہ یا بڑا جو بھی ہو وہ لباس کی وجہ سے اعلیٰ مقصد کے حصول میں ناکام ہو جائے۔ بے نیاز ہونا چاہیئے ایسی بلند نگاہیں ہونی چاہئیں کہ بالکل پرواہ ہی نہ ہو۔ وہ نگاہیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوئیں جن کی خاطر کائنات پیدا کی گئی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بسا اوقات خود بیٹھ کر سوئی دھاگے سے کپڑے سی رہے ہوتے تھے اور بعض دفعہ پیوند پر پیوند لگ رہے ہوتے تھے اور پھر پیوند پر پیوند کے اوپر بھی پیوند لگ رہا ہوتا تھا۔ عظیم اور حیرت انگیز رسولؐ تھا۔ ان چیزوں سے بالا تھا اور بے نیاز تھا اچھے کپڑے آئے وہ بھی پہنے۔ جھوٹا فقر نہیں تھا۔ نہ جھوٹا فخر تھا نہ جھوٹا فقر تھا۔ دونوں سے بے نیاز رسولؐ - باہر سے اچھے کپڑے آئے۔ بڑے خوبصورت جُبّے آئے۔ یہ نہیں سوچا کہ میں پہنوں گا تو لوگ کہیں گے اوہو! یہ تو دنیا کی چیزیں پہن رہا ہے۔ جانتے تھے کہ اللہ نے یہ زینتیں مومنوں کے لئے پیدا کی ہیں۔ صرف تقویٰ ساتھ رہنا چاہیئے۔ اگر تقویٰ کا لباس دنیاوی لباس کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے تو پھر وہ الٰہی رنگ پکڑتا ہے ورنہ نہیں پکڑتا۔ ادنیٰ لباس بھی تکبر کا موجب بن جاتا ہے اگر اس خوف سے پہنے کہ اگر میں نے اعلیٰ پہنا تو لوگ کیا کہیں گے کہ اچھا! یہ تو دنیا دار ہے۔ چیتھڑے پہنے ہوئے لوگ ذلیل ہو جاتے ہیں۔ حقیقت میں انسان کو ہلاکت کی طرف لے جاتے ہیں۔ اگر یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ میں چیتھڑوں میں بڑا بزرگ لگوں گا، میں کم کھاؤں گا تو بڑا اچھا لگوں گا۔ لوگ کہیں گے یہ بڑا صوفی ہے یہ بڑا نیک ہے تو اس کو تو چیتھڑوں نے ہلاک کر دیا۔ اور اگر کوئی اچھا لباس پہن کر فخر سے دنیا میں پھر رہا ہے فقر کے مقابل پر تو وہ اس آزمائش میں مبتلا ہو گیا۔ اور جو اپنے غریب بھائیوں پر صرف اس لئے تکبر کی نگاہ ڈال رہا ہے کہ ان کے پاس تھوڑا لباس ہے یعنی چھوٹے درجے کا لباس ہے، میرے پاس اعلیٰ درجے کا لباس ہے وہ بھی مارا گیا۔ تو (تقویٰ کا لباس) رنگ بدلتا رہتا ہے۔ کہیں یہ آپ کے پاس غربت میں آزمائش کے لئے آجاتا ہے۔ کہیں امارت میں آزمائش کے لئے آجاتا ہے۔ اور ہر رنگ میں (صاحب ایمان۔ ناقل) کے لئے امتحان ہی امتحان ہے۔

(الفضل ۸ ستمبر ۱۹۸۲ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش ۲۵ فروری ۱۹۸۹ء

یادِ رفتگان

نیکی کی مثال تو زندہ لوگوں سے بھی مل سکتی ہے۔ بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ نیکی ہمارے اِرد گرد گھوم رہی ہے اور اگر ہم اس کی طرف ذرا بھی مائل ہوں تو وہ ہمیں اپنے آغوش میں لے کر ہمارے سونے کو کندن بنا دے گی آخر نیکیاں انسان کے سونے کو کندن ہی بنانے کے لئے ہوتی ہیں نا۔ لیکن ایک بات ہے کہ زندگی میں آدمی کی نیکی کا ذکر کیا جائے تو انسانی فطرت تھوڑی سی بھٹک جاتی ہے اور اس شخص کی کسی نہ کسی خامی پر نظر ٹکا دیتی ہے۔ اور پھر نیکی اور خامی گڈ مڈ ہو کے رہ جاتی ہیں۔ اور دیکھنے والوں پر نیکی کا اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا کہ اس صورت میں ہوتا کہ صرف نیکی ہی سامنے آتی۔

اس کے برعکس وفات یافتہ لوگوں کی نیکی کا ذکر کیا جائے تو اکثر لوگوں کے سامنے صرف نیکی ہی کی تصویر آتی ہے اور وہ بھی وقت کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ اجلی ہو کر اجاگر ہونے لگتی ہے۔ اور انسان چاہتا ہے کہ اس نیکی کو اپنائے اور اس "بزرگ" کے نقشِ قدم پر چل کر اپنی زندگی کو سنوارے۔

اس کے پیشِ نظر ہمیں خیال آیا کہ چند ایک دوست تو اپنے وفات یافتہ بزرگوں کے حالات شائع کروا دیتے ہیں لیکن بہت سے دوست کسی نہ کسی وجہ سے اس طرف پوری توجہ نہیں کرتے کچھ لوگ سمجھتے ہیں باتیں تو صرف ایک دو ہیں۔ ہم کیا لکھیں۔ بعض دوست سوچتے ہیں کہ ہم نے تو کبھی اخبار کے لئے لکھا ہی نہیں اب کیسے جسارت کریں۔ پتہ نہیں ہمارا لکھا پسند آئے گا یا نہیں۔ کہیں ردی کی ٹوکری میں تو نہیں پھینک دیا جائے گا بہر حال جتنے نہ لکھنے والے اتنی ہی باتیں۔

ہم ان سطور کے ذریعہ اپنے جملہ قارئین کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے وفات یافتہ بزرگوں کے حالات تحریر فرمائیں۔ آخر وہ کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی کو خط بھی تو لکھتے ہی ہیں نا۔ ہمیں بھی خط ہی کی صورت میں کچھ باتیں تحریر کر دیجیئے۔ دو چار باتیں۔ یا چلو ایک ہی سہی۔ اگر آپ کے کسی بزرگ کی کوئی ایک ہی نیکی کسی کی زندگی بدل دے تو کیا یہ بات قابلِ فخر نہیں۔ اور آپ اس کے صلہ میں جزاء کی توقع نہیں رکھ سکتے۔

ہماری روح تڑپے اور تڑپائے زمانے کو
سکوں شائد اسی طرح سے آجائے زمانے کو

جنم لیتا ہے اطمینان بے چینی کے پہلو سے
مسرت کے لئے کیوں کوئی بہکائے زمانے کو

— ابوالاقبال

بیس فروری کے حوالہ سے ایک اداس نظم

مکیں مکیں تری یادیں، مکاں مکاں ترا غم
جہاں جہاں تری خوشبو، وہاں وہاں ترا غم

جہاں تہاں نظر آئے، رواں دواں ترا غم
نشاں نشاں تری خوشیاں، نشاں نشاں ترا غم

حسیں حسیں تجھے چاہے، گلی گلی مرا دل،
کشاں کشاں مجھے کھینچے، کہاں کہاں ترا غم

ٹھہر ٹھہر تجھے دیکھے، نظر نظر مری دُھن
خفی خفی مری چاہت، عیاں عیاں ترا غم

ورق ورق تجھے لکھے، سبق سبق اُبھرے
سخن سخن ترا چرچا، بیاں بیاں ترا غم

مژہ مژہ مرے آنسو، نگہ نگہ رمِ نم،
عیاں عیاں مرے موتی، نہاں نہاں ترا غم

سخی سخی تری آنکھیں، حسیں حسیں ترے لب،
رواں رواں تری یادیں، رواں رواں ترا غم

نہ جانے پھر کہاں لے جائے تیری یاد کہ اب
دلوں کو کھینچ رہا ہے کشاں کشاں ترا غم

— پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی۔ ربوہ

(یہ نظم پیشگوئی (فضل عمر) نمبر میں شامل کرنے کا ارادہ تھا۔ سہواً اس نمبر میں شامل اشاعت ہونے سے رہ گئی)

سرگودہا کے احباب مطلع ہوں

سرگودہا میں روزنامہ الفضل کے ایجنٹ مکرم محمد عامل بدر صاحب مقرر ہیں۔ سرگودہا کے احباب الفضل سے متعلقہ امور کے سلسلہ میں ان سے رجوع فرمائیں۔

ان کا پتہ حسب ذیل ہے:
محمد عامل بدر c/o شکور بھائی چشمے والے کچہری بازار سرگودہا۔
(مینجر الفضل)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سواحیلی زبان کے ایک پاکستانی شاعر

مکرم جمیل الرحمان رفیق صاحب

انٹرویو یوسف سہیل شوق

ایک شخص جب تک پاکستان میں رہا اس نے ایک بھی شعر نہ کہا۔ حالانکہ وہ مطالعے کا رسیا تھا، مضمون نگار تھا، رسالوں کا ایڈیٹر تھا، سخن فہم تھا خوش ذوق تھا۔ لیکن جب بیرون ملک گیا تو اس کی شاعری کی شہرت واپس آئی۔ ممکن ہے کوئی سوچے کہ اس کی وجہ یہ ہوئی ہوگی کہ وطن کی یاد میں اداس ہوگیا تو شعر کہنے لگ گیا۔ لیکن اگر میں عرض کروں کہ ایک شخص نے اپنی مادری زبان یا علمی زبان میں تو کبھی ایک شعر بھی نہیں کہا لیکن جب دوسرے ملک میں جاکر ایک نئی زبان سیکھی تو اس میں شعر کہنے لگ گیا اور ملک کے شعراء میں مشہور ہوگیا — تو آپ اس کی کیا توجیہہ کریں گے

ہم آپ کو آج ایک ایسی ہی شخصیت سے ملواتے ہیں جو ایک ایسی زبان کے معروف شاعر ہیں جو انہوں نے پاکستان سے باہر جاکر سیکھی۔ یہ شخصیت ہے جناب جمیل الرحمن رفیق صاحب سابق مربی انچارج کینیا (مشرقی افریقہ) کی اور زبان جس میں یہ فکر سخن کرتے ہیں، سواحیلی جو مشرقی افریقہ کے ممالک کی عام بولی جانے والی مقامی زبان ہے اور جس میں خدا کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کو قرآن کریم کا ترجمہ شائع کرنے کی بھی سعادت ملی ہے۔

جو شخص اپنی زبان کا شاعر نہ ہو وہ دوسری زبان میں کیسے شعر کہہ سکتا ہے۔ یہ تھا وہ سوال جس کو جاننے کے لئے ہم نے مکرم جمیل الرحمن رفیق صاحب کو زحمت دی۔

انہوں نے بتایا کہ میں اپریل ۱۹۶۲ء میں تنزانیہ گیا اور سواحیلی سیکھنی شروع کردی مگر ابتداء میں ایسی سخت ناکامی ہوئی کہ ایک صاحب نے مجھے کہہ دیا کہ جنہوں نے سواحیلی سیکھنی تھی انہوں نے سیکھ لی تم یہ زبان کبھی نہیں سیکھ سکتے۔ آخر اللہ تعالیٰ سے مدد کی درخواست کی اللہ نے رحم فرمایا اور یوں لگا جیسے ذہن سے پردہ سا ہٹ گیا — سواحیلی سیکھنے کے بعد میں نے سواحیلی کے جماعتی پرچے میپنزی یا مونگو میں بھی کام شروع کیا۔ اس دوران یہ تجربہ ہوا کہ بعض دفعہ لوگ نظم میں کوئی اعتراض جماعت پر کرتے دل کرتا کہ اس کا جواب نظم میں ہی دیا جائے۔ اس پر شاعری کے اصول و قواعد پڑھے اور اچھی طرح ذہن نشین کرلئے پھر قلم اٹھایا کہ شعر لکھوں مگر ایک بھی مصرعہ موزوں نہ ہوا۔ آخر کار پھر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کی اور تہجد کی نماز میں دعا کی کہ خدایا تیرے دین کی خاطر شعر کہنا چاہتا ہوں تو ہی ذہن کو کھول دے چنانچہ صبح دفتر میں جاکر کوشش کی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی حاصل ہوگئی۔ اور یوں رفتہ رفتہ ایسی مشق ہوگئی کہ افریقی رسالوں میں کلام چھپنا شروع ہوگیا۔

مشرقی افریقہ کے ممالک میں دیگر احمدی شعراء کا ذکر فرمائیں۔

ہمارے اس سوال پر جناب جمیل الرحمن رفیق صاحب نے بتایا کہ جماعت میں شاعر اور نثر نگار کئی ہیں۔ ان میں سے ایک نمایاں نام تو جناب امری عبیدی صاحب کا ہے جو تنزانیہ کے اہم سیاسی لیڈر اور مرکزی وزیر بھی رہے۔ وہ نہایت اونچے پائے کے شاعر تھے اور اس علاقے میں ان کو بڑا اونچا شاعر تسلیم کیا جاتا ہے

اس کے علاوہ آج کے شعراء میں ایک ہمارے معلم ہیں انہوں نے ایک نہایت چوٹی کے شاعر ماتھیاس نمٹالا کی ایک منظوم کتاب کا نظم میں جواب دیا اور یہ جواب ایسا شاندار تھا کہ خود مسٹر ماتھیاس نے اعتراف کیا کہ اس کتاب کا فنی مرتبہ بڑا بلند ہے۔

ایک اور احمدی شاعر ہیں رمضان شامٹے SHAMTE صاحب۔ یہ ایسے قادر الکلام شاعر ہیں کہ اگر انہیں کہہ دیا جائے کہ یہ جو انٹرویو ہو رہا ہے اس کو نظم کردیں تو یہیں چند منٹ میں نظم کر دیں گے۔

ایک اور احمدی شاعر ہیں مکرم کی بینڈو KIBINDU صاحب بہت کم لکھتے ہیں لیکن نہایت اچھے شاعر اور نثر نگار ہیں انہوں WHERE DID JESUS DIE کا سواحیلی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ ایک اور صاحب مکرم بی کے ہیری صاحب ہیں انہوں نے ایک عیسائی کی کتاب جو احمدیت کے خلاف لکھی گئی اس کا انہوں نے بڑی تفصیل سے باب در باب جواب دیا ہے۔ بڑے جوش و جذبے سے مذہبی مضامین لکھتے ہیں۔ یہ مذہبی موضوعات کو افسانوی انداز میں بڑی خوبی سے لکھتے ہیں۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جناب جمیل الرحمن رفیق صاحب کو کینیا کے دارالحکومت نیروبی کے میئر نے سواحیلی زبان کی خدمت کرنے پر نیروبی کا شہری ہونے کا اعلیٰ اعزاز بھی عطا کیا تھا۔

ہماری دعا تو یہی ہے کہ اب جب کہ وہ پاکستان آگئے ہیں تو سواحیلی کے ساتھ ساتھ اردو میں بھی شاعری کریں تاکہ اردو دان طبقہ بھی ان کی صلاحیتوں سے استفادہ کرسکے۔

کیا آپ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریکات سے اپنے بیوی بچوں کو آگاہ رکھتے ہیں۔ اور خود ان پر عمل کرتے ہوئے انہیں بھی ان تحریکات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب جنہوں نے ترکی زبان میں پی ایچ ڈی کی ہے۔ تحریک جدید کے احاطہ میں اپنے رفقاء کار کے ساتھ

سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ۔ حضرت اقدس

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Welcome to Adasia 89 Pakistan

Together towards tomorrow

ایڈ ایشیا

آپ نے یقیناً دیکھا ہوگا کہ اخبارات میں بڑی بڑی فرموں کے بہت بڑے بڑے اشتہارات چھپتے ہیں اور ان کی دیکھا دیکھی چھوٹی دکانوں والے بھی اخبارات میں اشتہارات چھپواتے ہیں۔ بعض چیزیں اشتہار کے چھپتے ہی بے شمار بکنی شروع ہو جاتی ہیں۔ لیکن کچھ عرصے کے بعد ان کی مانگ کم پڑنے لگتی ہے اور آہستہ آہستہ وہ مارکیٹ سے غائب ہو جاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ اشتہار لوگوں کے ذہنوں کو مصنوعات کی طرف مائل کرنے کے لئے ایک بہت مؤثر ذریعہ ہے۔ پہلے جب اشتہار نہیں چھپتے تھے تو چیزیں استعمال ہوتے ہوتے مشہور ہو جاتی تھیں۔ لیکن اب چیز مارکیٹ میں آنے سے بھی پہلے اشتہارات کے ذریعے مشہور ہو جاتی ہے اور جب اس کی افادیت اتنی ثابت نہیں ہوتی جتنا کہ اشتہار میں بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے تو وہ چیز مارکیٹ سے غائب ہو جاتی ہے آہستہ آہستہ اشتہاروں نے ایک خاص صنعت کا روپ اختیار کر لیا ہے اور اب اشتہار دینے والے صرف اس بات پر اکتفاء نہیں کرتے کہ فلاں چیز خریدی جائے بلکہ وہ اس کو مختلف صفات سے متصف کر کے اور مختلف دلچسپ شکلوں کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ اور شاید آپ نے یہ بھی سنا ہو کہ اشتہارات پر ایک بہت بڑا الزام یہ عائد کیا جاتا ہے کہ ہر چیز بیچنے کے لئے عورت کا چہرہ اس کے ساتھ شامل کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ یہ بات درست ہو یا نہ ہو لیکن یہ بات یقیناً درست ہے کہ اس طرح بنانے سنوارنے میں جتنا زیادہ روپیہ صرف کیا جائے گا۔ اور جتنی اس پر محنت کی جائے گی۔

فن کے لحاظ سے اور عدد کے لحاظ سے اتنی ہی وہ چیز شروع شروع میں زیادہ مقبول ہوگی۔ آپ نے گزشتہ ایام میں یہ اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ پاکستان میں ایڈ ایشیا کی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ یہ کانفرنس ۱۹ فروری کو شروع ہوئی اور ۴ دن تک جاری رہی ۱۹۵۸ء میں سب سے پہلی کانفرنس ٹوکیو میں منعقد ہوئی تھی اور اب پاکستان میں منعقد ہونے والی ایڈ ایشیا سولہویں ہے۔ ۱۹۸۳ء میں سیول میں پاکستان اور آسٹریلیا دونوں اس بات کے دعویدار تھے کہ اگلی کانفرنس ان کے ملک میں ہونی چاہیئے۔ فیصلہ پاکستان کے حق میں ہوا۔ چنانچہ یہ سولہویں کانفرنس پاکستان میں ہوئی۔ ہونی تو ۱۹۸۸ء میں چاہیئے تھی لیکن کسی وجہ سے یہ کانفرنس ۱۹۸۹ء میں منعقد ہوئی دراصل یہ کانفرنس ایک سال چھوڑ کر کی جاتی ہے۔ اور اس کے لئے یہ بات مقرر کی جا چکی ہے کہ یہ جفت سالوں میں ہوگی۔ اس سے اگلی کانفرنس انڈونیشیا کوالالمپور ملائشیا میں ہوگی اور وہ ۱۹۹۱ء میں ہوگی۔ وہ اس لئے کہ پاکستان کی کانفرنس جو ۱۹۸۸ء میں ہونی چاہیئے تھی وہ ۱۹۸۹ء میں ہوئی اور اب اس کے بعد ۱۹۹۱ء میں اگلی کانفرنس ہوگی۔

عام طور پہ اس کانفرنس میں ۸۰۰ سے ایک ہزار تک مندوبین شرکت کرتے ہیں جن کا ۵۰ فی صد اسی ملک سے ہوتا ہے جہاں یہ کانفرنس منعقد کی جائے۔

آج سے پورا ایک سال قبل ۱۹ فروری ۱۹۸۸ء کو اس کانفرنس کی تیاری کا آغاز چیف منسٹر میاں نواز شریف نے کیا تھا۔ اور اس سے ایک سال قبل یعنی ۳۱ جنوری ۱۹۸۷ء کو سینیٹر جاوید جبار ۱۹۸۹ء کے چیئرمین منتخب ہوئے تھے۔ اس انتخاب کے بعد کچھ اور کمیٹیاں ترتیب دی گئیں جو اس کانفرنس کے مختلف معاملات پہ غور کر کے اپنے خیالات کانفرس کو پیش کریں گی۔

جہاں تک اس کانفرنس کے موضوع کا تعلق ہے۔ اگرچہ بہت سی باتیں پیش کی گئی تھیں۔ لیکن ان میں سے سب سے زیادہ پذیرائی اس موضوع کو ملی کہ باہم آنے والے کل کی طرف چلئے۔

اس کے حلقہ عمل میں آٹھ مختلف اشتہاری علاقے شامل ہیں ان میں چین، جاپان مشرقی ایشیا جمہوریہ پبلک آف کوریا۔ ڈیموکریٹک پیپلز ری پبلک آف کوریا۔ ہانگ کانگ، پاپوا نیوگنی - پیسیفک ایشیا منٹر شامل ہیں۔ اور ساؤتھ ایشیا جس میں فلپائن۔ سنگاپور ملائشیا - برونائی - انڈونیشیا، تھائی لینڈ۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ شامل ہیں

سارک اس میں بنگلہ دیش بھوٹان نیپال انڈیا یعنی ہندوستان سری لنکا۔ مالدیپ اور پاکستان شامل ہیں۔

نمبر سات مغربی ایشیا۔ جس میں ترکی ایران۔ عراق۔ شام۔ اردن۔ سعودی عرب۔ کویت۔ بحرین۔ یونائیٹڈ عرب امارات (امارات متحدہ عربیہ) قطر عمان، یمن۔ عرب ری پبلک پیپلز ڈیموکریٹک ری پبلک آف یمن۔ شمالی ایشیا۔ یعنی۔ ایشین ری پبلکس۔ منگولیا شامل ہیں۔

یہ کانفرنس الحمراء میں منعقد کی گئی ہے دو شہر زیر غور تھے۔ کراچی اور لاہور کراچی میں ثقافتی نمائندگی کی کمی ہے اگرچہ ہوٹل کافی سے زیادہ ہیں۔

لاہور میں ہوٹلوں کی کمی ہے لیکن ثقافتی نمائندگی بھرپور طریق پر مل سکتی ہے۔

پنجاب کی حکومت نے ۲۵ لاکھ روپیہ اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے پیش کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ الحمراء کو کانفرنس کی ضرورت اور اس کے ذوق کے مطابق بنانے کے لئے خاصی محنت کی گئی ہے سنگاپور کی ایک کمپنی نے اس پر بہت کام کیا ہے۔ جہاں تک بیک وقت مختلف زبانوں میں ترجمانی کا سوال پیدا ہوتا ہے تو چین جاپان اور کوریا کے اشتراک سے انتظام مکمل کیا گیا۔

اس موقعہ پہ بہترین اشتہار پہ چار ایوارڈ دیئے جاتے ہیں، پہلا ایوارڈ دس ہزار امریکی ڈالر کی صورت میں اور ایک ٹرافی۔ ایک اور ایوارڈ۔ تعلیم حاصل کرنے کا وظیفہ اور تعلیم کا موضوع یہ ہوگا کہ اطلاعاتی مواصلات کو کس طرح ترقی دی جا سکتی ہے۔ تیسرا ایوارڈ ایک ٹرافی ہوگی اور اس کے ساتھ دو ہزار پانچ سو امریکی ڈالر چوتھا ایوارڈ ۱۵۰۰ امریکی ڈالر اور ایک طلائی تمغہ۔

آپ نے قومی روزناموں میں ایڈ ایشیا کی تفصیلات پڑھی ہوں گی۔ کسی حد تک ہم نے بھی آپ کی خدمت میں پیش کر دی ہیں۔

صدرانِ لجنات متوجہ ہوں

گزشتہ سال کی نسبت اس سال لجنہ اماء اللہ کے لازمی چندوں میں کمی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی بہنیں بہت قربانی کرنے والی ہیں۔ ہر لجنہ کو جو نادہندہ ہے لکھا جا چکا ہے تمام وہ لجنات جن کی طرف سے اکتوبر ۸۸ء سے جنوری ۱۹۸۹ء تک چندہ نہیں آیا فوری طور پر چندہ ممبری لجنہ چندہ ناصرات اور سالانہ اجتماع کا چندہ بھجوائیں۔ ممبری اور ناصرات کا چندہ بجٹ سے بہت کم آیا ہے۔ سیکرٹریان مال اور صدر یں اس طرف خصوصی توجہ دیں۔ اس سال بہت سے کام کرنے ہیں ان کے کرنے میں روک نہ بن جائے۔ ضلعی صدران کوشش کریں کہ اس سال ایک لجنہ بھی نادہندہ نہ رہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اشتہارات کے بارے میں ایک خصوصی گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کے لئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے۔ لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں۔ ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔

(مینیجر الفضل)

جماعتہائے احمدیہ کی توجہ کے لئے

اخبار الفضل جماعت احمدیہ کے لئے علمی و روحانی مائدہ ہے اس لئے احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ بشرطِ استطاعت خود اخبار خرید کر پڑھیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ اگر کوئی جماعت ایسی ہے کہ جہاں پر خطبہ نمبر بھی نہیں جارہا تو دفتر الفضل ایسی اطلاع ملنے پر فوراً ایک سال کے لئے ایسی جماعت کے نام خطبہ نمبر جاری کر دے گا۔

(مینیجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

ہر ہفتے کے دن کو شائع ہوتا ہے

نونہالانِ جماعت

پیارے بچو اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور آپ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے آپ کو صحت و تندرستی سے رکھے اور بہت اچھی طرح تعلیم حاصل کرنے کی توفیق دے اور جب آپ تعلیم حاصل کر چکیں تو آپ کو اپنے خاندان کے لئے۔ اپنی جماعت کے لئے اور سب انسانوں کے لئے مفید بنائے۔

ہم نے کہا ہے نا کہ جب آپ تعلیم ختم کر چکیں تو یہ یاد رکھیں کہ تعلیم کا حاصل کرنا تو ختم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن علم کا حاصل کرنا کبھی ختم نہیں کیا جا سکتا۔ تعلیم ختم کرنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ نے بی۔ اے کر لیا اور کالج چھوڑ دیا یا آپ نے ایم اے کر لیا اور کالج چھوڑ دیا یا آپ نے پی ایچ ڈی کر لیا۔ اور کسی کام پر لگ گئے لیکن جہاں تک علم حاصل کرنے کا تعلق ہے۔ یہ بات ساری عمر جاری رہتی ہے میرا جی چاہتا ہے کہ میں آپ کو اپنے ایک پروفیسر کی بات بتاؤں وہ ہم سے کہا کرتے تھے کہ کالج علم دینے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ علم کی چاٹ لگانے کے لئے ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ انسان کو ساری زندگی علم حاصل کرتے رہنا چاہئے۔

اچھا اب ایک خوشی کی بات۔ اور وہ یہ کہ آپ میں سے بعض بچوں نے ہمیں خط لکھے ہیں اگرچہ تھوڑے سے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ آپ کی طرف سے بہت سے خط آیا کریں لیکن بہر حال بات شروع تو ہو گئی۔ آج ہم آپ کو کراچی سے آیا ہوا ایک خط پڑھاتے ہیں یہ خط نعمان طاہر نے لکھا ہے۔ اور وہ لکھتے ہیں "آج رات کا کھانا کھانے کے بعد امی نے ہم سب سے کہا کہ الفضل پڑھو میں نے الفضل میں سے نونہالانِ جماعت پڑھا جو مجھے بہت ہی اچھا لگا۔ اس میں ایک لفظ ہنگورا جس کے معنے آپ نے امی سے پوچھنے کے لئے کہا تھا۔ اس کے معنے امی کو نہیں آتے۔ پلیز آپ ہی بتا دیں۔ اچھا ایک بات تو بتائیں آپ نے کوے اور چڑیا کی کہانی کے آخر میں نقطے ڈال دیئے۔ اگر میں کوئی کہانی لکھوں اور آخر میں ڈیش ڈال دوں تو"

کتنا اچھا ہے یہ خط اس میں جہاں تک ہنگورے کے لفظ کا تعلق ہے تو ہم آپ کو بتانا چاہئیں گے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ بعض اور بچوں کی امیوں کو بھی اس کے معنے نہ آتے ہوں۔ جب کوئی بات کرتا ہے تو اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ سننے والا اس بات کا اظہار کرے کہ وہ سن رہا ہے یہ کہہ کر نہیں کہ میں سن رہا ہوں۔ میں سن رہا ہوں۔ بلکہ تھوڑی تھوڑی سی دیر کے بعد ہُوں ہُوں، کہتا رہے۔ مثلاً بات کرنے والے نے کہا کہ میں لاہور گیا تھا۔ تو سننے والا کہے گا "ہوں"، یعنی یہ میں نے سن لیا ہے اب آپ آگے بتائیں۔ تو اس "ہوں" کو ہنگورا کہتے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ ہم نے کہانی کے آخر پر نقطے یا ڈیش ڈال دیئے ہیں دراصل بات یہ ہے کہ جب کوئی بات کی جاتی ہے۔ اور درمیان میں اس لئے چھوڑ دی جاتی ہے کہ باقی بات سننے والے کو یا پڑھنے والے کو معلوم ہے۔ یا وہ خود ہی سوچے گا اور سمجھ جائیگا۔ کہ اس کے آگے کیا ہوگا تو نقطے یا ڈیش ڈال دیئے جاتے ہیں۔ آپ کہانی لکھیں اور بے شک اس کے بعد ڈیش ڈال دیں اگر ہو سکا تو ہم اس کہانی کو مکمل کر کے اس کالم میں چھاپ دیں گے۔ آپ لکھیں گے نا۔

اچھا اب ایک اور بات۔ بات یہ ہے کہ آپ سکول جاتے ہیں۔ اور سارا دن خوشی خوشی اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر سکول میں پڑھتے ہیں۔ لیکن جب چھٹی ہوتی ہے۔ تو اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ سکول سے باہر آتے ہوئے بچے ایک دوسرے سے ٹکرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک دوسرے پر رعب ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو بعض اوقات مارنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات تو کوئی اچھی نہ ہوئی سارا دن یا سارا وقت آپ نے سکول میں اچھی اچھی باتیں پڑھیں۔ اور وہ اس لئے پڑھیں کہ آپ ان کو اپنی زندگی میں استعمال کریں گے۔ لیکن سکول سے باہر نکلتے ہی جب آپ نے بچوں کا ایک ہجوم دیکھا۔ تو کسی نے کسی پر روڑا پھینکا۔ کسی نے کسی کو ایک چپت لگا دی۔ کسی نے اپنی تختی اٹھا کر اس کے سر پر مارنے کی کوشش کی۔ تو یہ ساری باتیں اچھی نہیں ہیں۔ اچھے بچے ایسا نہیں کرتے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ایسا نہ کرنے سے آپ اتنے اچھے بن جائیں گے کہ نہ صرف سکول سے باہر آتے وقت آرام سے چلیں گے گھر پہنچیں گے بلکہ گھر میں بھی اور دوسرے اوقات میں بھی آپ کو یہ عادت پڑ جائے گی کہ آپ دوسروں سے لڑنے جھگڑنے اور دوسروں کو مارنے پیٹنے کی بجائے ان کے ساتھ مل جل کر رہیں گے۔ ان کے ساتھ پیار کریں گے۔ ان کو کوئی مشکل پیش آ جاتی تو وہ مشکل حل کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کریں گے نا ایسا؟ اس کے متعلق ہماری خواہش ہے کہ آپ ہمیں لکھیں کہ آپ کے سکول کے بچے کس طرح سکول سے باہر آتے ہیں۔ اور کیا ان میں سے کوئی ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے اب اپنے آپ کو بدل دیا ہے۔

پہلے ایک دوسرے سے لڑتے تھے۔ اب ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر پیار اور محبت سے اپنے گھروں کی طرف جاتے ہیں۔

بقیہ۔ شیطانی آیات

سے اختلاف کی بنا پر نہیں بلکہ اسلام کی ان مقدس ترین ہستیوں کے خلاف انتہائی گھٹیا اور لچر زبان استعمال کرنے کی وجہ سے ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۳۰ جنوری ۱۹۸۹ء)

اس سے اگلے روز ۳۱ جنوری ۱۹۸۹ء کو روزنامہ ملت لندن نے بھی یہ خبر اسی تفصیل کے ساتھ شائع کی۔ روزنامہ ملت کی خبر کا عنوان تھا "شیطانک ورسز کے خلاف مرزا طاہر احمد کا احتجاج!!"

اس سے قبل ۱۹ جنوری کو برطانیہ کے مربی انچارج مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے ریڈیو انٹرویو کی خبر روزنامہ ملت نے شائع کی جس میں بتایا گیا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ہدایات جاری فرمائی ہیں کہ دنیا بھر کے احمدی اس کتاب پر احتجاج کریں اس تراشے کا متن ذیل میں درج ہے۔

احمدیہ ایسوسی ایشن کیطرف سے شیطانک ورسز کیخلاف احتجاج

لندن (پ ر) احمدیہ ..... ایسوسی ایشن کی ایک پریس ریلیز کے مطابق گریٹر لندن ریڈیو کو انٹرویو دیتے ہوئے مولانا عطاء المجیب نے سلمان رشدی کی کتاب "شیطانک ورسز" کے خلاف احتجاج کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ اس کتاب کے خلاف احتجاج میں پوری طرح شریک ہے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کتاب میں انتہائی گھٹیا اور لچر زبان استعمال کی گئی ہے اور یہ اسلام کو دانستہ بدنام کرنے کی سازش ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصنف نے حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے بتایا کہ امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر کی طرف سے دنیا بھر کے احمدیوں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ اس کتاب کے خلاف احتجاج کریں اور برطانیہ میں بسنے والے احمدی اپنے اپنے علاقہ کے ایم پی کو مل کر احتجاج کر رہے ہیں۔

(روزنامہ ملت لندن ۱۹ جنوری ۱۹۸۹ء)

اس ضمن میں ایک اور امر بھی قابل ذکر ہے کہ حضور کی طرف سے جب اس کتاب کے خلاف احتجاج کیا گیا تو ایک مولوی صاحب نے بیان جاری کیا کہ انہیں سلمان رشدی کے خلاف امام جماعت احمدیہ کے اس احتجاجی بیان کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس پر حضور کے پریس سیکرٹری مکرم رشید احمد چوہدری صاحب نے درج ذیل بیان اشاعت کے لئے جاری کیا جو جنگ لندن کی ۱۱، ۱۲ فروری ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔

مرزا طاہر نے کسی کی حمایت کیلئے سلمان رشدی کی کتاب کی مذمت نہیں کی، رشید احمد

لندن (پ۔ر) جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے مولانا منظور احمد الحسینی کے شائع شدہ ایک حالیہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مولانا منظور خوش فہمی میں مبتلا ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ان کی حمایت حاصل کرنے کے لئے سلمان رشدی کی کتاب کی مذمت کر رہی ہے۔ امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد نے تو اس کتاب کی مذمت اس لئے کی تھی کہ ہمیں مقدس انبیاء اور دیگر بزرگ ہستیوں کے بارے میں انتہائی گندی زبان استعمال کی گئی تھی۔ ان کا بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قلبی محبت اور آپ کے لئے غیرت رکھنے کی وجہ سے تھا۔ وگرنہ نہ کسی کی حمایت مقصود تھی اور نہ ہی کوئی اور مقصد تھا۔ رشید احمد چوہدری نے کہا کہ اگر مولانا منظور اس بیان کو رد کرتے ہیں تو کرتے رہیں ہمیں اسکی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ کیلئے تو خدا تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی محبت اور ان کی حمایت و نصرت ہی کافی ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۱۔۱۲ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب۔ ناصر آباد۔ ربوہ کی نانی صاحبہ (جو مرزا محمود احمد صاحب۔ مربی سلسلہ۔ برطانیہ کی والدہ ہیں) ان دنوں شدید بیمار ہیں اور سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ اسی طرح ان کے دادا جان کی طبیعت بھی خراب ہے۔

مکرم غلام احمد سرور صاحب کارکن دفتر امانت تحریک کی والدہ بوجہ شوگر و معدہ بیمار رہیں۔

مکرم منور احمد ضیاء صاحب شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور کے ماموں چوہدری نذیر احمد رشید صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن بعارضہ دل سروسز ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب آف لاہور کی اہلیہ محترمہ معدہ کے السر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ (کراچی) کی والدہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب عرصہ ایک سال سے ٹانگ کے ٹوٹنے اور دوسری تکالیف بخار۔ بے چینی اور دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

محترمہ قرۃ العین انصار الدین صاحبہ آف راولپنڈی نے اپنی صحت کے لئے خصوصی دعا کی درخواست کی ہے۔ ڈاکٹروں نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اس سے پہلے ان کا ایک بیٹا فوت ہو چکا ہے۔

مکرم محمد یعقوب صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی صاحبزادی امۃ القدیر بشریٰ صاحبہ کے ایک پاؤں میں زخم کے بعد انفیکشن ہو گیا ہے۔ ۱۰۵ درجے تک بخار بھی ہو جاتا ہے۔ لاہور کے ادارہ بحالی معذوراں ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ آج کل تکلیف بہت زیادہ ہے۔

احباب کرام ان سب کے لیے دعا کریں

اعلان گمشدگی

ایک عدد چابی دیسی تالہ کی جو سیف کو لگتی ہے کہیں گم ہو گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ مبشر محمود مالک ورائٹی پیلس گولبازار ربوہ کو پہنچا دے۔ مبلغ پچاس روپے انعام پیش کیا جائے گا۔

ایک اسلحہ کا لائسنس اور کچھ ضروری کاغذات جو مکرم ناصر احمد گورایا صاحب کے نام پر تھے دارالصدر غربی اور دارالنصر کے درمیان کہیں گر گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملیں وہ مبارک احمد ابن ناصر احمد صاحب گورایا۔ الائیڈ کمرشل کو آپریشن (بالمقابل جامعہ احمدیہ) کو پہنچا دیں۔

ایک لڑکا جس کا نام محمد ارشد ابن فضل احمد ہے تین سال سے لاپتہ ہے۔ اسکی عمر اٹھارہ سال رنگ سانولا۔ زبان میں لکنت جسم پتلا اور قد پانچ فٹ ہے۔ اگر ملے تو محمد افضل صاحب محلہ دارالعلوم غربی ربوہ کو اطلاع دیں۔

ایک گھڑی سٹینزل کوارٹز کالے چین والی کوارٹرز صدر انجمن سے دارالیمن جاتے ہوئے گر گئی ہے۔ جس دوست کو ملے وہ صدر صاحب محلہ دارالصدر شرقی کو پہنچا دیں۔

اعلان وفات

مکرم شریف احمد صاحب آف نوشہرہ چھاؤنی کی والدہ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ بشیر احمد (جنکی قادیان میں مشہور کراکری سامان کی دکان تھی) مورخہ ۲۷/۱/۸۹ بروز جمعہ ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔

نماز روزے کی سخت پابند تھیں اور تمام عمر سادگی اور عجز و انکساری سے بسر کی۔

مکرم بشیر حسین تنویر صاحب آف فیصل آباد کے والد محترم چوہدری نذیر حسین صاحب آف قادیان مورخہ ۲۷، جنوری ۱۹۸۹ بروز جمعۃ المبارک ساٹھ سال کی عمر میں اپنی ڈیوٹی کے دوران حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بہاولپور میں وفات پا گئے۔ فیکٹری مالکان کے تعاون سے میت کو فیصل آباد لایا گیا۔ ۲۸، جنوری کو محترم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے بعد ازاں احمدیہ قبرستان فیصل آباد میں تدفین عمل میں آئی۔

محترم چوہدری صاحب موصوف اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہوئے اور انہیں ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا ہم مکتب ہونے کا شرف حاصل رہا بہت ہمدرد۔ غریب پرور اور ملنسار انسان تھے۔ اپنی دیانتداری اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے بہت عزت پائی۔

افسوسناک وفات

مکرم حمید الدین صاحب خوشنویس ناصر آباد کالونی ربوہ کی ننھی بچی عزیزہ عالیہ حمید مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۸۹ء کو سوا آٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔

عزیزہ کو وقف جدید کی ننھی مجاہدہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کے غمزدہ بہن بھائیوں اور والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

موصیان کرام

• دفتر وصیت کی طرف سے قواعد الوصیت چھپ چکے ہیں۔ جن موصیان کو نہیں ملے وہ اپنے امیر صاحب ضلع سے رابطہ کریں اور قواعد حاصل کریں اور اُس کے مطابق عمل کریں۔

• اپنا چندہ جمع کراتے وقت یہ ضرور لکھوایا کریں کہ چندہ حصہ آمد کا ہے یا حصہ جائیداد کا نیز رسید پر وصیت نمبر بھی ضرور لکھوایا کریں۔

• جب کبھی آپ کا ایڈریس تبدیل ہو تو دفتر وصیت کو ضرور نئے ایڈریس سے آگاہ کریں تا دفتر کا اور آپ کا رابطہ رہے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز

"پتہ درکار ہے"

۱۔ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ ملک بشارت علی خاں صاحب وصیت نمبر ۲۰۵۴۲ نے ۱۹۶۸ء میں شاہدرہ ٹاؤن ضلع لاہور سے وصیت کی تھی۔ موصیہ کے موجودہ ایڈریس کی نظارت ھذا کو ضرورت ہے۔ اگر کسی کو موصیہ کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ھذا کو مطلع فرما دیں۔

۲۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ابن چوہدری احمد علی خان صاحب ۲۱۹۰۷ سکنہ چک ۲ سانگھڑ کے بارہ میں اگر کوئی احباب جماعت جانتے ہوں تو مطلع فرما دیں۔

۳۔ مکرم محمد اکرم اظہر ابن مکرم مہردین صاحب نمبر ۲۱۹۹۵ سکنہ بدوملہی سیالکوٹ کے موجودہ ایڈریس کے بارہ میں اگر کوئی صاحب جانتے ہوں تو دفتر کو مطلع فرما دیں۔

(نظارت بہشتی مقبرہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۸ء کو محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک ربوہ میں میری بیٹی عزیزی امۃ النور عالیہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم سیٹھی عبدالرؤف ابن مکرم سیٹھی عبدالعزیز صاحب آف پشاور بمبلغ ۵۰,۰۰۰ روپے حق مہر پر فرمایا

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

شیخ عبدالخالق منیجر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

جماعتی رسائل و اخبارات کے پرانے فائل درکار ہیں

لائبریری جامعہ احمدیہ کو قیام پاکستان سے اب تک کے الفضل، خالد، تشحیذ مصباح، انصار اللہ، تحریک جدید وغیرہ رسالہ جات کی فائلیں درکار ہیں۔

اگر کسی دوست کے پاس ان کی فائلیں موجود ہوں تو وہ لائبریری جامعہ احمدیہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

اگر کوئی قیمت لینا چاہیں تو ادائیگی کر دی جائے گی۔

انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات ہر احمدی تک پہنچنے چاہئیں۔ آپ اس سلسلہ میں کیا کر رہے ہیں

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک انز دلیٹر بکس ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
منیجر: مشہور دواخانہ
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مخیر اور دردمند احمدی گھرانے یتامیٰ کی کفالت کی ذمہ داری سنبھالیں

صد سالہ جشن تشکر کے تاریخی موقع کیلئے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

کی احباب جماعت و امراء اضلاع سے ضروری گزارش

مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ اپنے قیام کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر خدا تعالیٰ کے حضور تحدیث نعمت کے طور پر بعض تحیات پیش کر رہی ہے۔

الٰہی جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانات کے حضور خدا کے حضور قولی، حالی اور عملی شکر بجا لاتی ہیں۔ اس طرح وہ مزید خدا کے افضال کی مورد بنتی ہیں کہ اس حی و قیوم کا وعدہ ہے .... کہ اگر تم شکر بجا لاؤ گے۔ تو میں تم پر مزید اپنے فضل نازل کروں گا۔

ان فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جوبلی کمیٹی نے یہ تجویز کیا ہے کہ مخیر اور دردمند گھرانے سو یتامیٰ کی کفالت کی ذمہ داری سنبھالیں۔

قرآن مجید کی سورۃ دہر میں ابرار کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ یتیموں، مسکینوں اور اسیران کو ہماری محبت کے اصول کے لئے کھلاتے ہیں۔ قرآن مجید کی متعدد آیات میں یتامیٰ کی خبر گیری کی تلقین اور یتامیٰ کو دھتکارنے والوں کی مذمت کی گئی ہے۔

ایک مشہور حدیث یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے سے ملحقہ دو انگلیوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا "جس طرح یہ دو انگلیاں باہم اکٹھی ہیں اسی طرح جنت میں یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں اکٹھے ہوں گے"۔ پھر جنت کے حصول کا یہ ایک ذریعہ ہم کیوں اختیار نہ کریں؟

ایک حدیث وہ یہ لائے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے صاحبزادے ایک یتیم کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا کرتے تھے ایک روز وہ کھانے کے وقت موجود نہ تھا آپ کھانا کھا چکے وہ آیا تو اسی وقت اس کے لئے شہد اور ستو منگوائے اور فرمایا آپ گھاٹے میں نہیں رہے۔

مشہور صحابی حضرت ابوہریرہؓ جو اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثواب کے بارہ میں دریافت فرماتے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:۔ "مسلمانوں کے گھرانوں میں سے اچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم پرورش پا رہا ہو اور اس سے حسن سلوک ہو رہا ہو"۔

ایک حدیث یہ بیان کی گئی ہے کہ:۔

"یتیم کے لئے شفیق باپ کی مانند ہو جاؤ اور یاد رکھو جو بوؤ گے کاٹو گے دولت کے بعد فقر بھی آسکتا ہے اور دن کے بعد تاریک رات بھی یعنی دن بدلتے رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آج داد و دہش کرنے والے کو کل ہاتھ پھیلانا پڑ جائے"۔

اس بارہ میں حضرت حسنؓ کا عمل یہ پیش کیا ہے کہ صبح ہوتی تو وہ آواز دیتے:۔ "گھروں والو! اپنے یتیموں کا خیال رکھو، یتیموں کا۔ گھروں والو مسکینوں کا خیال کرو مسکینوں کا۔ گھروں والو پڑوسیوں کو نظر انداز نہ کرنا۔

حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، صدق و وفا کا تقاضا ہے کہ ہم یتامیٰ کی کفالت میں بھی ایک دوسرے سے مسابقت اختیار کریں۔ خدا کے محبوب دُرِّ یتیم تھے اس لئے آپؐ کی محبت اور یاد کو اس ذریعہ سے بھی قائم رکھا جا سکتا ہے کہ مخیر دردمند اور صاحب اخلاص خدا کی محبت کے حصول اور رضاء کے لئے اس تاریخی موقع پر یتامیٰ کے لئے اپنے دلوں کے دریچے اور گھروں کے دروازے کھول دیں۔

خاکسار اس موقع پر آپ سے درخواست کرتا ہے کہ آپ اپنی جماعت میں اس کار خیر کے لئے اپیل فرما کر ایسے اصحاب کے نام جلد ارسال فرما دیں جو ایک یتیم کی کفالت کے لئے اپنے گھر کے دروازے وا کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ امید ہے کہ جماعت اپنی روایات کے مطابق اس تاریخی موقع پر اس تجویز پر بڑھ چڑھ کر لبیک کہے گی اور آپ محترم اس بارہ میں ہر ممکن اور مؤثر تحریک فرما کر ایسے صاحب اخلاص، ابرار کے نام جلد ارسال فرما دیں گے۔ جو ایک ایک یتیم کو اپنانے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر اپنے نام پیش فرمائیں۔ زیادہ بہتر ہوگا اگر آپ اس سارے کام کی بااحسن تکمیل کے لئے دو تین صاحب افراد پر مشتمل ایک وفد تشکیل دے دیں نیز تمام احباب جماعت کی آگاہی کے لئے یہ مضمون جمعہ کے خطبہ ثانیہ میں سنائے جانے کی درخواست ہے۔

سلسلہ کی ہر تحریک بفضلہ تعالیٰ کامیابی سے ہمکنار ہوا کرتی ہے اور حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا حسب ذیل پُر حقیقت شعر اس امر کی تائید میں آسمانی نوید دیتا ہے کہ ؎

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور یتامیٰ کی کفالت کی خاطر دردمند احمدی گھرانوں کی تلاش میں آپ کی مدد و راہنمائی فرمائے۔

ملک شام میں مسلمان فاتحین کا تاریخی نمونہ

حکومت کے بارے میں دین حق کے نظریات

حضرت فضل عمر کے ارشادات

"تاریخوں میں آتا ہے کہ ملک شام کی فتوحات میں جب حمص پر قبضہ کے بعد دوبارہ دشمن کے حملہ کا خطرہ ہوا تو مسلمانوں نے حمص کو خالی کر دیا اور وہاں کے عیسائی باشندوں سے جو جزیہ لیا گیا تھا وہ سب کا سب واپس کر دیا اور ان کو کہہ دیا کہ یہ رقم ہم نے اس معاہدے کے ماتحت لی تھی کہ مسلمان تمہاری حفاظت کریں گے۔ لیکن اس وقت ہماری ایسی نازک حالت ہے کہ ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے۔ اس لئے تمہیں تمہاری رقم واپس کی جاتی ہے۔ چنانچہ کئی لاکھ کی رقم جو وصول کی گئی تھی واپس کر دی گئی۔ عیسائیوں پر اس واقعہ کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ روتے جاتے تھے۔ اور جوش کے ساتھ کہتے جاتے تھے کہ خدا تم کو واپس لائے۔ یہودیوں پر اس سے بھی زیادہ اثر ہوا۔ انہوں نے کہا کہ تورات کی قسم جب تک ہم زندہ ہیں قیصر حمص پر قبضہ نہیں کر سکتا (فتوح البلدان بلاذری صفحہ ۱۴۷ و کتاب الخراج للامام ابی یوسف صفحہ ۸۱)

پس ان واقعات سے اور ان جیسے دوسرے واقعات سے جو تاریخوں میں ملتے ہیں یہ ثابت ہے کہ اسلامی حکومت لوگوں کے دلوں کو فتح کرتی تھی۔ ملک سے ظلم و استبداد کو ختم کرتی تھی۔ مذہبی آزادی برقرار رکھتی تھی۔ اپنے معاہدوں کی پابندی کرتی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ ملک امن کا گہوارہ بن جاتا تھا۔ اور ملکوں کے باشندے دل سے اس حکومت کو چاہتے تھے۔

پھر (دین حق یا قل) نے حکومت کے جو اصول پیش کئے ہیں وہ اتنے اعلیٰ اور ارفع ہیں کہ جو حکومت ان اصولوں پر قائم ہو گی وہی دنیا کی ترقی اور امن کی ضامن ہو سکتی ہے۔ چنانچہ وہ اصول یہ ہیں۔

۱۔ پہلا اصل (دین حق یا قل) نے حکومت کا یہ پیش کیا ہے کہ حکومت انتخابی ہو اور حکومت کی بنیاد اہلیت پر ہو۔

۲۔ دوسرا اصل (دین حق یا قل) نے حکومت کا یہ پیش کیا ہے کہ حکومت کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہے بلکہ ایک امانت ہے۔ گویا (دین حق یا قل) کے نزدیک نسلی اور موروثی بادشاہت نہیں ہے۔

۳۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کی عزت۔ جان اور مال کی حفاظت کرے۔

۴۔ حاکم کے لئے ضروری ہے کہ وہ افراد اور اقوام کے درمیان عدل کرے۔

۵۔ قومی معاملات مشاورت سے طے ہوں

۶۔ حکومت ہر ایک شخص کے لئے خوراک لباس اور مکان مہیا کرنے کی ذمہ دار ہو۔

۷۔ دوسروں کے ممالک پر طمع کی نظر نہ رکھی جائے جنگ صرف دفاعی ہو۔

۸۔ مفتوح کے ساتھ عدل کا سلوک کیا جائے

۹۔ جنگی قیدیوں کو خاص مراعات دی جائیں

۱۰۔ معاہدات کی پابندی کی جائے۔

۱۱۔ ملک میں مذہبی آزادی قائم کی جائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا اعزاز

گذشتہ روز " جناب بریگیڈیئر محمد احسن صاحب بھٹی این سی سی سیکٹر کمانڈر سرگودھا ڈویژن اور لیفٹیننٹ کرنل ایاز محمود خان صاحب جی ایس او آئی نیشنل کیڈٹ کور نے گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی نیشنل کیڈٹ کور کی ٹریننگ کلاس کا معائنہ کیا۔ بعدہٗ کالج ہال میں ایک سادہ مگر پُر وقار تقریب زیر صدارت پرنسپل جناب پروفیسر ڈاکٹر مبارک علی صاحب منعقد ہوئی۔ جہاں مہمان خصوصی بریگیڈیئر محمد احسن صاحب نے کیڈٹس اور سٹاف ممبران سے خطاب کرتے ہوئے کالج کے مثالی نظم و ضبط طلباء کی سنجیدگی اور مقصد سے لگن اور جذبہ محنت کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ ان کے لئے ربوہ کالج کا دورہ ایک خوش کن تجربہ ہے۔ کالج کے ماحول کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ کالج کے در و دیوار ہر قسم کی تحریروں اور نعروں سے بالکل صاف اور مبرّا ہیں اور یہ چیز ربوہ کالج کو دوسرے کالجوں سے ممتیز کرتی ہے آپ نے کہا کہ مجھے پشاور سے کراچی تک کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں دورہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ تعلیم الاسلام کالج اس لحاظ سے منفرد ہے کہ یہ واقعی ایک تعلیمی ادارہ نظر آتا ہے۔ اور نووارد کو فوراً متاثر کرتا ہے آپ نے امید ظاہر کی کہ یہاں کے طلباء اور اساتذہ اپنے اس اعلیٰ معیار کو برقرار رکھیں گے۔

آخر میں مہمان خصوصی نے کالج کے پرنسپل صاحب کو این سی سی میں حسن کارکردگی کی خصوصی شیلڈ پیش کی۔ جسے جناب پرنسپل نے بصد شکریہ قبول کیا اور اسے کالج کے لئے ایک مزید اعزاز قرار دیا۔

(۲) — پنجاب یونیورسٹی کی بی ایس سی پارٹ ون ۱۹۸۸ء کے نتیجہ کا اعلان گذشتہ روز ہوا جس کے مطابق گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا بی ایس سی کا نتیجہ ۷۰.۹۸ فی صد رہا جبکہ یونیورسٹی کا نتیجہ ۲۲.۲۸ فیصد ہے۔ اس طرح ربوہ کالج کا نتیجہ تمام کالجز کے مقابلہ میں سب سے بہتر رہا ہے۔

اسی طرح مختلف مضامین مثلاً کیمسٹری، باٹنی، زوالوجی، سٹیٹکس، بی۔ ایس سی انگریزی، اکنامکس، پولیٹیکل سائنس، فلاسفی، اسلامیات وغیرہ میں تعلیم الاسلام کالج کا نتیجہ سو فیصد ہے۔ اس نمایاں کارکردگی پر کالج کے پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر مبارک علی صاحب نے تمام اساتذہ اور طلباء کو مبارکباد دی ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ اساتذہ اور طلباء کالج کی ان اعلیٰ روایات کو قائم رکھنے کے لئے ہمیشہ محنت سے کام کرتے رہیں گے۔

(۳) گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج کے ایک طالب علم سید اظہار حسین شاہ نے شاہین رائٹرز کلب ضلع قصور کے زیر اہتمام منعقدہ ایک کل پاکستان تقابلہ مضمون نویسی میں خصوصی انعام اور میرٹ سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔

خبریں

• قومی اسمبلی کے حلقہ این۔ اے ۱۲۰ جہانیاں ملتان کا انتخاب پاکستان پیپلز پارٹی کے امیدوار میاں فضل داد واہلہ جیت گئے۔ ان کے مقابلے پر اسلامی جمہوری اتحاد کے امیدوار جنرل ضیاء دور کے سابق وفاقی وزیر جاوید ہاشمی تھے۔ یاد رہے کہ جاوید ہاشمی ۱۹۸۸ء کے انتخابات میں بھی شکست کھا گئے تھے

• سپریم کورٹ نے قومی اسمبلی کے حلقہ این اے جہانیاں ملتان کے انتخابات کے سرکاری نتائج کا اعلان اس حلقے کے اسلامی اتحاد کے امیدوار جاوید ہاشمی کی رٹ درخواست پر لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل کے فیصلے تک روک دیا ہے۔

• ایڈ ایشیا کانفرنس ۱۹۸۹ء ۲۲ فروری ۱۹۸۹ء کو لاہور میں ختم ہو گئی۔ آخری اجلاس کے مہمان خصوصی صدر مملکت غلام اسحٰق خان تھے۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اشتہار بازی میں مذہبی حدود اور قیود کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

• سلطان علی کشتمند کو افغانستان کا وزیر اعظم مقرر کر دیا گیا ہے۔ ان کا تقرر محمد حسن شرق کی جگہ کیا گیا ہے جو مستعفی ہو گئے ہیں۔

• قومی اسمبلی میں خارجہ پالیسی پر بحث جاری ہے۔ صحت کے وفاقی وزیر سید امیر حیدر کاظمی نے التواکی ایک جیسی تین تحریکوں پر بیان دیتے ہوئے کہا کہ حکومت پاک افغان سرحد پر افغانستان کی طرف سے میزائلوں کی تنصیب سے آگاہ ہے اور عوام کی حفاظت کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ تحاریک التوا میں کہا گیا تھا کہ ان میزائیلوں کی تنصیب سے پاکستان کے اہم شہروں اور ان کی تنصیبات کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

• اطلاعات و نشریات کے وفاقی وزیر مملکت مسٹر جاوید جبار نے کہا ہے کہ حال ہی میں ختم ہونے والی ایڈ ایشیا ۱۹۸۹ء کانفرنس سے پاکستان میں اشتہارات سازی کو ترقی دینے کا اہم موقع حاصل ہوگا۔ بیرونی ملکوں سے کاروباری روابط قائم ہونگے سیاحت اور تجارت کو ترقی حاصل ہو گی۔

• پنجاب پیپلز پارٹی کے نائب صدر مسٹر فخر زمان نے آج میو ہسپتال میں معروف شاعر جناب حبیب جالب کی عیادت اور ان کو وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی جانب سے گلدستہ پیش کیا۔ انہوں نے جناب حبیب جالب کو وزیر اعظم کا ایک پیغام بھی پہنچایا جس میں جناب حبیب جالب کی انقلابی شاعری اور آمریت کے خلاف ان کی جدوجہد کو خراج تحسین پیش کیا گیا تھا۔

• روس نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل عربوں کے ساتھ بین الاقوامی کانفرنس پر راضی ہو جائے تو سوویت یونین اس کے ساتھ مکمل سفارتی تعلقات قائم کر لے گا۔

• ملتان کے ایک گنجان آباد علاقے میں زبردست دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں دو افراد شدید زخمی ہو گئے ان میں سے ایک کی حالت نازک ہے۔

• ماریشس نے سلمان رشدی کی شیطانی کتاب پر پابندی عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔

• اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر پیریز ڈی کوئیار نے ایرانی حکومت سے اپیل کی ہے وہ سلمان رشدی کے بارے میں اپنے فتوے پر نظر ثانی کرے۔

• کابل میں عوام اور فوج کے درمیان جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ افغان فوج چھاپے مار کر مجاہدین کے حامیوں کو تلاش کر رہی ہے۔ کابل میں ایک چھاپے کے دوران عوام نے فوج پر حملہ کر دیا۔ اس لڑائی میں ۹ فوجی اور ۱۱ شہری ہلاک ہو گئے۔

• بہاولپور میں پاکستان اور بھارت کی ۱۹ سال سے کم عمر کھلاڑیوں کی ٹیموں کے درمیان کرکٹ میچ کے تیسرے روز پاکستان نے اننگز ختم ہوتے تک ۳ وکٹوں کے نقصان پر ۷۸ رنز بنائے اس سے پہلے بھارت کی ٹیم ۳۰۷ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی تھی۔ پاکستان نے اپنی پہلی اننگز میں ۲۵۸ رنز بنائے تھے

احمدی احباب سے

اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ آج کل آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کونسی کتاب مطالعہ کر رہے ہیں۔ تو کہیں آپکو یہ تو نہیں کہنا پڑے گا۔ "کوئی خاص تو نہیں،، کوئی نہ کوئی کتاب ضرور زیر مطالعہ رکھیئے۔

دانتوں کی ادویات

PYORRHEA COURSE	۵۰/- قیمت	پائیوریا کورس
CARIES COURSE	۴۵/- "	کیریز کورس
CARIES COURSE FOR BABIES	۱۵/- "	کیریز کورس فار بے بیز
PYORRHEA POWDER	چھوٹا ۸/- بڑا ۱۲/-	پائیوریا منجن
GUMS PAINT	۶/- قیمت	گمز پینٹ

دانتوں کی ادویات کے بارے میں لٹریچر ۳/- روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان ربوہ

سیلز ۷۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹر ۶۰۷